سید عطاء المحسن بخاری

جناب قاضی مظہر حسین کی خدمت میں

یادش بخیر جناب قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی نے پھر مجھے یاد فرمایا اور اپنے ماہنامے ("حق چار یار" جولائی تا نومبر ۱۹۹۸ء، مولانا عبد اللطیف جہلمی نمبر) میں مجھے یزیدی کے لقب سے ملقب فرما کے اپنے خفیہ رافضی و سبائی جذبہ کو تسکین بہم پہنچائی اور یوں مجھے اہل سنت و الجماعت کے طبقۂ صادقہ سے خارج کر کے جیل کی ہوا کھانے تشریف لے گئے۔ جناب چکوالی صاحب کی پرابلم کیا ہے، یہ میں آج تک نہیں سمجھ سکا۔ ملاحظہ فرمائیے، مفتی محمود رحمہ اللہ، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا حق نواز جھنگوی، مولوی عزیز الرحمٰن اور سیدنا و امامنا الصادق الراشد حضرت اقدس و اعلیٰ معاویہ رضی اللہ عنہ تک چکوالی صاحب کسی سے بھی تو راضی نظر نہیں آتے۔ حالانکہ قاضی چکوال کا اب پچھلا پہرا ہے اپنے کئے دھرے کی جزا سزا بھگتنے کے دن قریب آرہے ہیں۔ انہیں تو فکر آخرت میں محو ہو جانا چاہیئے۔ نہ جانے وہ دنیا میں کسی سے راضی بھی ہیں؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ حضرت ایسی بلائے بے درماں ہیں کہ جان چھڑائے نہ بنے۔ میں نے احباب کے اصرار و تقاضوں کے بعد جناب قاضی صاحب کے متعلق قلم کو جبراً دار السکوت میں پھینک دیا تھا اور پھر کئی برس جناب قاضی صاحب کے متعلق اشارتاً یا کنایتاً کبھی کچھ نہیں لکھا۔ لیکن قاضی صاحب ایسے بزرگ ہیں جو راہ چلتے لوگوں کی پگڑی اچھال کے حق و صداقت کی "بھول بھلیوں" میں مست الست رہتے ہیں اور یوں اپنے حق پژوہ ہونے کا ناد بجاتے ہیں۔ قاضی صاحب کے حلقۂ احباب میں ایک بھی ایسا نہیں جو ان کی قدسیت میں "رخنہ" ڈالے اور اتنا ہی کہہ دے کہ حضرت چکوالی صاحب! بس کریں۔ رہنے بھی دیں۔ حضرت چکوالی صاحب نے مجھے یزیدی کہا ہے۔ تو جواباً ان کی "حضرتیت" کو جھنجھوڑنے کے لئے انہیں رافضی اور سبائی کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ بات حضرت کے مسلکی پسماندگان کو پل بھر نہیں بھائے گی اور وہ آپے سے باہر ہو کر اول فول بکیں گے۔ حضرت کے علو مرتبت کا ناقوس بجاتے پھریں گے اور میری ذات پر کیچڑ اچھالتے رہیں گے اور عین ممکن ہے کہ حضرت سے کسب فیض کرنے والے سبائی صفت مُرید مَرید مجھ پر حملہ آور بھی ہو جائیں کہ محبت کے غلو کا اثر و ثمر یہی ہوتا ہے۔ قاضی صاحب چکوالی سے پوچھا جا سکتا ہے۔ کیا آپ اپنے سوا کسی کو صاحب حق سمجھتے بھی ہیں کہ نہیں؟ حق آپ کے پسندیدہ افراد کے دائرہ میں بند ہے؟ آپ کے پسندیدہ اشخاص کے علاوہ کوئی بزرگ بھی ہے کہ نہیں؟ کیا دیوبندی، سہارنپوری، دھلوی، جونپوری، لکھنوی بزرگوں کا بھی کوئی بزرگ ہے۔؟ یا یہ پوری کائنات کا ملخص صالحیت ہیں؟ کیا مذکورہ بزرگ، صحابہ سے بھی بڑے بزرگ ہیں؟ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آراء ان کی آراء سے کمزور ہیں؟ ناقص ہیں؟ مرجوح ہیں؟ کیا ان ہندوستانی بزرگوں کی آراء سے اختلاف دین حق کی عمارت سے نکال باہر کرتا ہے؟ یا صحابہ کی رائے سے اختلاف و خلاف دین حقہ کی عمارت میں دراڑیں ڈالتا ہے؟ حضرت چکوالی فرمائیں کہ........

(۱) سیدنا عبداللہ بن عباس (۲) سیدنا عبداللہ بن عمر (۳) سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار (۴) سیدنا نعمان بن بشیر (۵) سیدنا ابوایوب انصاری (۶) سیدنا محمد بن علی رضی اللہ عنہم و عن سائر الصحابۃ والتابعین کے متعلق ان کی کیا رائے ہے؟ اگر کسی کو "یزیدی" کہنے سے ثواب ملتا ہے تو پہلے ان قدسی صفت آسمان نبوت کے ستاروں کو یزیدی کہیں۔ مجھے یزیدی کہنے سے کیا حاصل؟ میں تو صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مستعمل ڈھیلوں کے برابر نہیں ہوں۔ مجھے مارا تو کیا مارا۔ ذرا اُدھر منہ کریں پھر دیکھیں آپ کے منہ پر کیا پڑتا ہے۔ ہیں تو آپ کی بزرگانہ عمر کے اعتبار سے بھی کم تر ہوں ایک معتز کافر بھی محترم ہے چہ جائیکہ آپ۔ مگر آپ کے نزدیک ہندوستانی بزرگ، مدنی و مکی بزرگوں سے بڑھ کر ہیں۔

ایں کار از تو آید و قاضی چنیں کند

حضرت اقدس علم المحدثین امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے مبارک قول کے بعد بھی آپ کے ہندوستانی بزرگ صحابہ کے مقابلے میں صاحب فضیلت ہیں تو یہ آپ کا ہی کمال ہو سکتا ہے اپنی تو ہستی گم ہو جاتی ہے۔ آپ شاید جانتے ہوں کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا تھا...... "میدان جہاد کا غبار جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے نتھنوں میں پڑ گیا ہے (معیت رسول میں) وہ ناک کی میل حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جیسے ایک ہزار آدمی سے بھی افضل ہے"۔ آپ کے ہندوستانی بزرگوں کا چراغ اس آفتاب کے سامنے کیسے جل سکتا ہے!

آپ لوگوں کے پاس گھسی پٹی ایک نامعقول بات ہے کہ انہوں نے مصلحتاً یزید کی بیعت کی تھی۔ چلئے میں یہ زہر کا پیالہ پی لیتا ہوں اور مان لیتا ہوں، آپ سے سوال ہے کہ جس مصلحت کے ماتحت اُن ائمہ امت نے یزید کی بیعت کی تھی آپ بھی اسی مصلحت کے ماتحت سکوت اختیار فرمائیں۔ آپ اس کے خلاف روافض کی طرح ہرزہ سرائی میں دن رات کیوں مصروف ہیں؟ دوسری بات یہ کہ محمد علی جناح سے لیکر نواز شریف تک آپ اور آپ کے بزرگوں نے کسی مصلحت کے ماتحت ان کو قبول نہیں کیا۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے اعاظم امت ایسی مصلحتوں کا صید زبوں تھے کہ انہوں نے ایک بدمعاش کی بیعت کر لی، اس کی امامت میں نمازیں بھی ادا کیں اور اس کی امارت میں جہاد بھی کیا۔ تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ اور آپ کے بزرگ، مُریدین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب صدق و صفا سے حق و صداقت پر استقامت میں بڑھتے ہوئے ہیں۔ تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

حضرت قاضی چک وال صاحب (زید علمہ ورویاہ) فرمائیں کہ جو کچھ ایرانی و ہندوستانی بزرگ یزید کے بارے میں کورس گاتے ہیں۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی یزید کو یہ تحائف دیئے؟ خصوصاً حبن عماد اُمت نے بیعت کی تھی؟۔ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر پوچھا جا سکتا ہے آپ اور آپ کے بزرگ کیا حیثیت رکھتے ہیں اور اگر جواب مثبت ہے تو مستند حوالوں سے نوازیں۔ "چڑیۃ الکبوتر" کے حوالے، خوابوں کی دنیا کے کرامتی و قرمطی فوارے اُبالنے کی سعی بے کار نہ کریں۔ اللہ آپ کے اور ہمارے حال پر رحم فرمائے (آمین)

دعا گو: عطاء المحسن بخاری